ام کلثومؓ بنت علیؓ

حکیم عبدالرحمٰن خلیق خطیب جامعہ رحمانیہ بدوملہی

بڑے غصے میں تھا کل ایک ذاکر
ہدف تھے اس کے واویلا کا فاروقؓ
کوئی بارود تھا باتوں میں اس کی
نصب ہو جیسے اس کے منہ میں بندوق
وہ کہتا تھا عمرؓ نے از رہ ظلم
علیؓ سے چھین لی تھی ام کلثومؓ
تھے گو شیر خدا آتش بداماں
مگر چپ تھے کہ تھے مجبور و مظلوم
ان اہل عقل سے اب کون پوچھے
علیؓ اس پر بھی تھے شیر خدا ہی؟
وہ حیدر ہی تھے اس بیچارگی میں؟
وہ ایسے میں تھے مشکل کشا ہی؟
کہو تو ذوالفقار ان کی کہاں تھی؟
تھا جس کی کاٹ سے خیبر بھی پامال
وہ اسد اللہیت ان کی ہوئی کیا
چھپے تھے جس کی یلغاروں میں بھونچال
کرو شیر خدا سے کچھ تو انصاف
اگر وہ آج بھی مشکل کشا ہیں
تو پھر اپنی حیات عنصری میں
وہ کیوں بے بس ہیں یوں اور بے نوا ہیں
علیؓ مرد جری شیر وغا تھے
وغا کے بانکپن ان پر فدا تھے
کہوں میں کیا پہلوانی کا ان کی
وہ دشمن کے لئے تیر قضا تھے
وہ زندہ ہوں اور ان کے جیتے جی ہی
کوئی ان سے جھپٹ لے ان کی بیٹی!
ہائے کس دل سے تم یہ مانتے ہو
کرو توہین مت شیر خدا کی
بہت گھاٹے کا سودا ہے عزیزو!
کرو مت ضد میں اتنی سینہ زوری
عمرؓ کی تو فقط جاتی ہے رسی
علیؓ کی بھینس ہو جاتی ہے چوری
بھلا یہ بات بھی کہنے کی ہی تھی؟
سنانے کی تھی کوئی یہ کہانی؟
تمہیں کہتے نہیں کچھ بھی ندامت
مگر ہم سن کے بھی ہیں پانی پانی!
یہ کچھ مخفی کہانی تو نہیں ہے!
کہ ہے یہ ایک تاریخی حقیقت؟
عمرؓ نے آرزو کی تھی علیؓ سے
علیؓ نے مان لی باصد عقیدت
عمرؓ خود دل سے شیدائے علیؓ تھے
علیؓ ان کے بجان و دل ولی تھی
یہ ان کو چاہیں اور وہ ان کو چاہیں
کہ دونوں ہی من و تو سے تہی تھے
یہ رشتہ ان کی مرضی سے ہوا تھا
بہ دل تھا شوق سے تھا بالرضا تھا
اگر جانو تو دو نیکیوں کا یہ ربط
دلیل صدق تھا اصل صفا تھا